سوال

(216) سفر میں روزہ کتنی مسافت پر معاف ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفر میں روزہ معاف ہے لیکن کتنی مسافت پر معاف ہے؟ ینوا توجروا بالدلائل الصحیحۃ والثواب عند اللہ تعالیٰ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ سے اس بارے میں کوئی روایت نہیں آئی جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ آپ کوئی حد مقرر کی ہو۔ اذ الیس فلیس وَلَم یکُن مِنَ ھَدیہ ﷺ تَقدِیرُ المُسَافۃِ الَّتی یُفطِرُ فِیھا الصائم بحدّ والاصحَّ عَنہ فِی ذلک شئی۔ (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد للامام ابن القیم ج ا طبع مصر قدیم ص ۱٦۲، طبع جدید)

’’آپ علیہ السلام سے اس کی مسافت کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی جس سے اس کی حد ثابت ہوتی ہے۔‘‘

نیز اس کے علاوہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَقَد أَفطَر دِحیۃ بن خلیفۃ الکلبی فی فسر ثلاثۃ أمیالٍ وقال لمن صام قد رَغب عَن ھدی محمد ﷺ۔

’’وحیہ بن خلیفہ الکلبی نے تین میل سفر کے بعد افطار کیا اور کہا جو روزہ رکھے تحقیق اس نے محمد ﷺ کے طریقے سے اعراض کیا۔‘‘

پھر لکھتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سفر کرتے تو روزہ افطار کر دیتے ابھی آبادی سے تجاوز بھی نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سنت ہے اور طریقہ نبی ﷺ کا۔

عِبرَتُہ ھکَذَا وَکَانَ الصَّحَابَۃ حِینَ یَنشُون السفر یفطرون من غیر اعتبار مجاوزۃ البیوت ویخبرون أن ذلک سنتہ وھدیہ ﷺ۔

پھر لکھتے ہیں:

قال عب ید بن جبیر رکبت مَعَ أَبِي بَصرَۃَ الْغِفَارِيّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفِينَۃٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَۃِ، قَالَ: اقْتَرِبْ قُلْتُ: أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ، قَالَ أَبُو بَصرَۃَ «أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّۃِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

اور امام احمد کی روایت میں ہے :

رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ إِلَى الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ فِي سَفِينَةٍ، فَلَمَّا دَفَعْنَا مِنْ مَرْسَانَا أَمَرَ بِسُفْرَتِهِ فَقُرِّبَتْ، ثُمَّ دَعَانِي إِلَى الْغَدَاءِ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا بَصْرَةَ، وَاللَّهِ مَا تَغَيَّبَتْ عَنَّا مَنَازِلُنَا بَعْدُ؟ فَقَالَ : "أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ "قُلْتُ : لَا، قَالَ : فَكُلْ فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَغْنَا ۔

نیز لکھتے ہیں :

وقال مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ أَوْقَدْ رُحِّلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَقَدْ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ ۔ قال الترمذی حدیث حسن وقال الدار قطنی فیہ فاکل وقد تقارب غروب الشمس ۔

پھر لکھتے ہیں :

وھذا الاثار صریحۃ فی انشاء السفر فی اثناء یوم من رمضان فلہ الفطرۃ سنۃ ۔ انتھی کلام ابن القیم ۔ (کذا فی زاد العماد ج ا ص ۱٦۲)

اس سب عبارت کا حاصل کلام یہ ہے کہ عبید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ غفاری صحابی کے ساتھ شریک سفر ہوا۔ کشتی میں فسطاط سے رمضان کے مہینہ میں پس ابھی ہم نے گھروں سے تجاوز نہیں کیا تھا کہ آپ نے کھانا منگوایا اور کہا کہ قریب آؤ میں نے کہا کیا آپ ابی گھروں کو نہیں دیکھ رہے ؟ ابو بسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نبی ﷺ کے طریقہ سے منہ پھیرتا ہے (اس کو ابو داؤد نے اور احمد نے روایت کیا) احمد کی روایت میں ہے ۔ عبیدبن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم سفر ہوا۔ فسطاط سے اسکندریہ تک کشتی میں ۔ جب ہم کشتی کے قریب ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچے تو کھانے کا آپ نے حکم دیا ۔ پس آپ کھانے کے قریب ہوئے ۔ پھر مجھ کو بلایا کھانا کھانے کے لئے اور یہ قصہ رمضان کا ہے ۔ میں نے ابی بسرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ کی قسم ابھی تو ہماری رہائش گاہ بھی دور نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا تو سنت رسول ﷺ سے اعراض کرتا ہے میں نے کہا نہیں ۔ آپ نے کہا پس کھا، پس ہم برابر کھاتے رہے حتی کہ ہم اپنی منزل کو پہنچے ۔

محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے اور سواری تیاری کی ہوئی تھی اور سفری لباس پہنا اور کھانا منگوایا اور کھایا ۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے ؟ کہا کہ سنت ہے، پھر سوار ہوئے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ۔

اور دار قطنی میں ہے کہ سورج غروب کے قریب تھا ۔

اور یہ تمام آثار اس پر دلیل صریحہ ہیں کہ جو سفر کرے رمضان کے مہینہ میں پس وہ افطار کر سکتا ہے ۔ (انتہیٰ کلام ابن قیم) نیز سنن اربعہ میں بھی روایات آئی ہیں ۔

اس کے علاوہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ جس مسافت میں قصر ہے اسی مسافت میں روزہ معاف ہے ۔ نیز بعض احادیث میں ہے کہ جو طاقت رکھے روزہ رکھنے کی سفر میں وہ روزہ رکھ لے کوئی حرج نہیں ۔ بہر حال مسافت کے متعلق نبی ﷺ سے تو کوئی روایت ثابت نہیں ۔ اس کے متعلق مختلف آثار آئے ہیں ۔ بعض مسافت ۴۸ میل بتاتے ہیں اور بعض تحقیق علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے کذا فی کتب الشروح ۔ والحق عندی ما قال المحققون من علماء اہل حدیث فی مسافۃ الفطر۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص578

محدث فتویٰ